بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

معلمِ قرآن و عربی زبان' جناب عطاء الرحمٰن ثاقب کی المناک شہادت

وطنِ عزیز پاکستان ایک بار پھر دہشت گردی کے خوفناک سیلاب کی زد میں ہے۔ گزشتہ اتوار اسلام آباد کے حساس ترین علاقے میں واقع چرچ میں دن دیہاڑے مراسم عبادت کے لئے موجود افراد پر دن دیہاڑے دستی بموں سے حملے کے واقعہ نے پورے ملک کو ہلا کر رکھ دیا تھا جس میں متعدد قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع ہوا اور بہت سے شدید زخمی ہوئے۔ ابھی اس خوفناک سانحے کے باعث ملک گیر سطح پر پھیلنے والے اضطراب و تشویش کی گرد بیٹھنے نہ پائی تھی کہ کل بروز منگل صبح سات بجے لاہور میں پیش آنے والے دہشت گردی کے ایک تازہ واقعے نے پورے ملک کو بالعموم اور مذہبی طبقے کو بالخصوص شدید طور پر مضطرب اور بے چین کر دیا ہے۔ تفصیل اس اجمالی کی یہ ہے کہ جناب عطاء الرحمٰن ثاقب صاحب کا جو اپنی انتھک محنت اور صلاحیت کے بل پر شہر لاہور میں عوامی سطح پر سہل انداز میں عربی زبان کی تعلیم و تدریس کی پہچان اور سلیس انداز میں قرآن فہمی کی مساعی کی علامت بن چکے تھے اور اب اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی تھے' لاہور کے قلب پرانی انارکلی کے قریب واقع درس گاہ میں عربی کلاس کی تدریس کے لئے پہنچے تو دروازہ پر موجود پہلے سے منتظر دو نا معلوم افراد نے ان پر فائر کھول دیا۔ محترم ثاقب صاحب کے ساتھ ساتھ اس وحشیانہ فائرنگ کی زد میں آ کر ان کی گاڑی کا ڈرائیور بھی مرتبۂ شہادت سے ہمکنار ہوا۔ بعد ازاں انہی سفاک دہشت گردوں کے ہاتھوں ایک اور قیمتی جان بھی ضائع ہوئی جن کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ شخص کسی امام بارگاہ کا متولی تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

واقعہ یہ ہے کہ جناب عطاء الرحمٰن ثاقب صاحب جیسے جواں ہمت و جواں سال خادمِ قرآن و عربی زبان کی شہادت ایک بہت بڑا قومی سانحہ ہے۔ جناب ثاقب شہید نے لاہور میں بطور معلم و مدرس عربی زبان اپنے کیریئر کا آغاز قریباً دس سال قبل مرکزی انجمن خدام القرآن کے قائم کردہ قرآن کالج سے کیا تھا۔ یہ ان کی شخصی عظمت کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ وہ برملا اس امر کا اعتراف کرتے تھے کہ عربی زبان کی تدریس کا یہ سہل اور آسان فہم انداز انہوں نے قرآن کالج ہی سے حاصل کیا تھا۔ بعد میں انہوں نے اسے ایک تحریک کی شکل دے کر اپنی اخروی کمائی میں بے پناہ اضافے کا موجب بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوشوں کو شرف قبول عطا فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے (آمین)......اس امکان کے باوصف کہ یہ واقعہ کسی ذاتی دشمنی کا نتیجہ ہو اس بات کو بھی خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یہ سانحہ ملک و قوم کے خلاف کسی نہایت گہری سازش کا شاخسانہ ہو۔ قرآن حکیم

(باقی ٹائٹل کے اندرونی صفحہ ۳ پر)